عبدالغفور شہباز

پورا نام سید محمد عبدالغفور اور شہباز تخلص تھا۔ شہباز موضع سربیرا، باڑھ کے رہنے والے تھے۔ 'سفینۂ اردو' میں انہیں آرہ کا باشندہ بتایا گیا ہے جو درست نہیں ہے۔ انہوں نے بہت کم سنی میں لکھنا شروع کیا۔ اپنے مظفرپور کے قیام کے دوران انہوں نے انٹرنس پاس کیا اور عربی و فارسی میں مہارت حاصل کر لی۔ اس کے علاوہ انگریزی کے بھی شناداں ہو گئے۔

بیس سال کی عمر میں ان کی شادی شمس النساء خاتون ساکن باڑھ (پٹنہ) کے ساتھ ہوئی۔ ان کی بیگم دس برسوں کی رفاقت ہی دے پائیں۔ اس کے بعد انہوں نے دوسری شادی مولوی بشیر الدین احمد فرزند ڈاکٹر نذیر احمد کی سالی اشرف النساء سے 1898ء میں کی۔ وہ خوش حال گھرانے سے تھے مگر بعد میں ان کی حالت کچھ اچھی نہیں رہی۔ جس کے باعث ان کی انگریزی کی تعلیم متاثر ہوئی۔ بہرحال اپنے بھائی کی وساطت سے وہ سب رجسٹرار ہو گئے۔ پھر ان کا مضمون نگاری کا شوق پھلنے پھولنے لگا۔ اردو اخبار 'دارالسلطنت' 1880ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے زیر اہتمام شروع ہوا تو اس میں مدیر ہو گئے۔ اس کے بند ہونے کے بعد انہوں نے پٹنہ کے بی این کالج میں داخلہ لیا۔ اودھ پنچ (لکھنؤ)، البنچ (پٹنہ)، مخزن (لاہور) اور اودھ اخبار (لکھنؤ) میں لکھنے لگے۔ بھوپال کی بیگم صاحبہ کو ان کے علم و کمال کا علم ہوا تو بھوپال آنے کی دعوت دی گئی۔ وہاں وہ 1905ء میں ناظم تعلیمات ہو گئے۔ بیگم بھوپال کی کچھ شرطیں تھیں جو انہیں نامنظور تھیں۔ اپنی دوسری اہلیہ کے انتقال کے بعد وہ نہ اورنگ آباد کالج کے پروفیسر رہے اور نہ بھوپال کی ڈائرکٹری کے رکن۔ اسی کسمپرسی کی حالت میں وہ سخت علیل ہو گئے اور 30 نومبر 1908ء کو اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔

شہباز نے مختلف اصناف پر طبع آزمائی کی۔ ان کے کلام میں رباعیات شہباز، خیالات شہباز، تفریح القلوب اور باقیات شہباز میں مناظرہ دین و دنیا، قرآن السعدین، سالگرہ مبارک حضور نظام الدین، خدا کی رحمت، عید سعید، عروس شادی، نوحہ، تین خمسے، تہذیب قیس، قانون قسمت وغیرہ جیسی نظمیں ہیں۔ اس کے علاوہ کلیات نظیر اکبرآبادی، مقدمہ موعظہ حسنہ، مصنفہ ڈاکٹر نذیر احمد، مقدمہ خیالات آزاد، مقدمہ سوانح عمری مولانا آزاد، دیباچہ نوابی دربار، دیباچہ نوابی کھیل، مقالات جمالیہ، ترجمہ رد نیچری، سیرت خسروی اور زندگانی بے نظیر ان کی تصنیفات و تالیفات میں شامل ہیں۔

شہباز نئی تعلیم و تہذیب کے دلدادہ تھے اور پیروئ مغربی کی دعوت عام دیتے تھے۔ شہباز نظیر، حالی اور اکبر کے مقلد اور پیروکار ہیں۔ سائنسی علوم سے بھی کافی رغبت رکھتے تھے۔ پیش نظر مکتوب ان کے مکاتیب سے ماخوذ ہے۔

اپنی بیٹی صغریٰ کے نام

کیوں جی صغریٰ! تمہاری اماں خط کیوں نہیں لکھتیں؟ مزاج تو ان کا اچھا ہے امید ہے تمہارا سبق ناغہ نہ ہوتا ہوگا۔ حقوق اولاد کے شعر جب تم زبانی پڑھتی تھیں اور تمہاری چھوٹی بہن بھی ساتھ ساتھ پڑھنا چاہتی تھی، دونوں کے حق میں میرے دل سے دعا نکلتی تھی۔ بشریٰ کو تم مراۃ العلم تھوڑا تھوڑا پڑھاتی رہو تو اچھی بات ہے۔ میں نے تمہاری اماں کو پڑھایا۔ وہ ماشاء اللہ تم کو پڑھاتی ہیں۔ تم بھی اگر بشریٰ کو پڑھاؤ تو کیا مضائقہ ہے۔ حقوق اولاد جب تم تمام کرلوگی میں تم کو ضرور انعام دوں گا۔ راہِ نجات کے تمام ہونے میں ابھی بہت دیر ہے۔ اس کے انعام کا وعدہ ابھی سے کرنا فضول ہے۔ میں، خدا نے چاہا تو، محرم کی تعطیل میں آؤں گا۔ دیکھو تیار رہنا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے سامنے اپنی کتاب ٹھیک سے نہ پڑھ سکو۔ اخلاق ہندی کا آموختہ تم روز نہیں پڑھتیں۔ بھئی یہ بات اچھی نہیں۔ اگر چھوڑ دوگی بھول جاؤ گی اور کی کرائی محنت برباد ہوگی ادھر میں اصغری کو دیکھنے نہیں گیا مگر نہیں گیا تو کیا ہوا۔ لوگوں سے تو معلوم ہوتا رہتا ہے کہ وہ غضب کی ترقی کر رہی ہے، تم کو اگر شوق ہو اور محنت کرو تو دو چار مہینے میں اب بھی تم اس کو سبق دے سکتی ہو۔ مجھ کو چار پانچ روز سے ایک دنبل سخت ستا رہا ہے۔ اب کسی قدر آرام ہے۔ میں نے یہ خط صاف صاف لکھا ہے۔ یقین ہے غور کروگی تو بغیر کسی کی مدد کے آپ پڑھ لوگی۔ بشریٰ کو دعا کہو اور اپنی انانی کی خدمت میں تسلیم۔

عبدالغفور (شہباز)

لفظ و معنی

باشندہ	۔	رہنے والا، جس جگہ پر قیام ہو
نخنداں	۔	جانکار ہونا، کسی خاص موضوع سے واقف ہونا
ساکن	۔	رہنے والا خاص مقام کا

رفاقت - دوستی، صحبت، ساتھ دینا

خوش حال گھرانہ - اچھے کھاتے پیتے گھرانے سے تعلق رکھنا

باعث - وجہ

وساطت - ذریعہ ہونا، کسی کے ذریعے سے، کسی واسطے سے

ناظم تعلیمات - ڈائرکٹر ایجوکیشن

علیل - بیمار ہونا

پیروی مغربی - مغربی تہذیب کی نقل کرنا

رغبت - دلچسپی رکھنا

سائنسی علوم - علم سائنس کی جانکاری رکھنا

مقلد - تقلید کرنے والا، نقل کرنے والا

پیروکار - کسی کی بات ماننے والا، کسی کی باتوں کو اپنی زندگی میں اتارنا

آپ نے پڑھا

- سطور بالا میں عبدالغفور شہباز کا مکتوب آپ نے پڑھا۔ جسے انہوں نے اپنی بیٹی صغریٰ کو لکھا اور دریافت کیا ہے کہ ان کی والدہ یعنی خود ان کی بیگم انہیں خط کیوں نہیں لکھتیں؟ اور یہ کہ وہ خود اپنا سبق یاد کر رہی ہے کہ نہیں؟ اپنی دونوں بیٹیوں کے لئے وہ دعا کرتے ہیں کہ وہ پڑھ کر بہتر سے بہتر زندگی کے لئے تیار ہو جائیں۔ کیوں کہ اگر وہ اولاد کا حق ادا کر لیتی ہے تو وہ ضرور انعام پائے گی۔ وہ محرم کی چھٹیوں میں ضرور ان کے پاس آئیں گے۔ اب اگر اس وقت وہ سبق صحیح طور پر ادا نہ کر سکیں تو مشکل ہوگی اور انعام بھی جاتا رہے گا۔ کیوں کہ شوق اور محنت کے ذریعہ ہی انسان بلندیوں کو پہنچ سکتا ہے۔ خود وہ کسی زخم سے پریشان رہے ہیں مگر فی الوقت آرام ہے۔ خط اس لئے بھی بہت صاف صاف لکھا ہے کہ ان کی بیٹی اسے شوق سے اور جلد سے جلد پڑھ ڈالے اور اس میں اس کو کسی کی مدد نہ لینی پڑے۔

مختصر ترین سوالات

1. شہباز کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی؟

2. شہباز کی کتنی شادیاں ہوئیں اور ان کی بیویوں کے نام کیا ہیں؟
3. شہباز کی دو کتابوں کے نام بتایئے۔
4. شہباز نے شاعری میں کن شعرا کی تقلید کی ہے؟
5. شہباز نے شاملِ نصاب مکتوب میں جس بچی کو مخاطب کیا ہے اس کا نام لکھیے۔

مختصر سوالات

1. شہباز کی تصنیفات پر روشنی ڈالئے۔
2. شہباز کے بارے میں پانچ جملے لکھیے۔
3. مکتوب نگاری کی مختصر تعریف لکھیے۔
4. شاملِ نصاب خط کیا شہباز کا ذاتی خط ہے؟ اس پر روشنی ڈالئے۔
5. شہباز نے اپنی بیٹی کو جس بات کی تلقین کی ہے، اسے اجاگر کیجیے۔

طویل سوالات

1. اردو میں مکتوب نگاری کی ابتدا و ارتقاء پر روشنی ڈالئے۔
2. شہباز کی شخصیت پر تفصیلی روشنی ڈالئے۔
3. شاملِ نصاب مکتوب شہباز کا خلاصہ پیش کیجیے۔
4. مندرجہ ذیل الفاظ سے جمع بنایئے۔

حق، فن، قبر، منزل، دلیل، ولی، امت

آیئے، کچھ کریں

1. خطوط نگاری کے روبہ زوال رجحان پر ایک مذاکرہ کیجیے۔
2. اپنے استاد کی مدد سے اردو مکتوب نگاروں کی فہرست تیار کیجیے۔